بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں نیک نمونہ ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19 / دسمبر 2025ء (۱۹؍ فتح ۱۴۰۴ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۲ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کے اخلاقِ عالیہ اور آپؐ کے اُسوہ کے بارے میں کچھ بتائیں تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ کیا تم نے قرآنِ کریم نہیں پڑھا! اِس میں تو اللہ تعالیٰ نے خود آپؐ کے اُسوہ کے بارے میں گواہی دے دی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ کہ اَے رسول! تُو یقیناً اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔

پس نمونے تو وہی بنا کرتے ہیں، جو کسی چیز کے اعلیٰ مقام پر ہوں، جہاں تک آنحضرتؐ کا تعلق ہے، چاہے خدا تعالیٰ کے حقوق کا سوال ہو یا بندوں کے حقوق کا، آپؐ اِن دونوں میں وہ اعلیٰ مقام رکھتے تھے کہ جس کی اللہ تعالیٰ نے گواہی دی ہے۔ اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا کہ یہ رسولؐ تمہارے لیے اُسوہ ہے، صرف اِس کی باتیں نہ سنو بلکہ اِس پر عمل بھی کرو، ایمان لے آنا کافی نہیں اور جب تم عمل کرو گے تو یقیناً تم وہ مقام حاصل کر سکو گے، جس کیلئے میں نے یہ رسولؐ بھیجا ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جو آنحضرتؐ کا ہے اور

آنحضرتؐ نے خود بھی فرمایا کہ تم میری سُنّت کی پیروی کرو، میرے عملوں پر چلو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری اصلاح کیلئے بھیجا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لیے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ پس اخلاق کی تکمیل وہی کرتا ہے، جو اِن سب صفات کا حامل ہو اور اُس میں ساری صفات پائی جاتی ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دیباچہ تفسیر القرآن میں، اور ہماری سیرت کی کتابوں میں بھی آپؐ کے اخلاق اور سیرت کے بارے میں باتیں موجود ہیں۔ کچھ میں آج مختصر بیان کرتا ہوں، آئندہ جب بھی موقع ملے گا، اِن کی تفصیل بھی بیان کرتا جاؤں گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق۔ اِس میں ہمیں آنحضرتؐ کا کیا اُسوہ نظر آتا ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ رسولِ کریمؐ کی ساری زندگی عشقِ الٰہی میں ڈوبی ہوئی ہے، باوجود اِس کے کہ آپؐ پر نئی شریعت کو جاری کرنا اور لوگوں کی تربیت کرنی جیسی بہت بڑی ذمہ داریاں تھیں، لیکن آپؐ اللہ تعالیٰ کا جو حق تھا یعنی عبادت کا حق، اُسے کبھی نہیں بھولے۔ یہ بہت بڑی اور اہم بات ہے۔ اِس دوران آپؐ کو مشکلات بھی پیش آئیں، جنگوں کے لیے بھی جانا پڑا، دشمنوں نے حملے بھی کیے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے میں آپؐ نے کبھی کمی نہیں کی۔ پس یہ وہ اُسوہ ہے جو ہمارے سامنے بھی ہے کہ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو سامنے رکھیں اور جب ہم اللہ تعالیٰ کو سامنے رکھیں گے، تو ہمارے مختلف مسائل خود بخود حل ہوتے چلے جائیں گے۔ لوگ اپنے مسائل کے لیے تو دعا کرتے ہیں، لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے، اس لیے پھر انسان محروم ہو جاتا ہے۔

آپؐ کی عبادتوں کے معیار کیا تھے؟ آنحضرتؐ نصف رات گزرنے پر خدا تعالیٰ کی عبادت کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور اِس کی اللہ تعالیٰ نے بھی گواہی دی ہے۔ اِسی طرح آپؐ کی سیرت میں یہ واقعہ بھی ملتا ہے کہ جب آپؐ اللہ تعالیٰ کا کلام سنتے، تو بے اختیار ہو کر آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے، خصوصاً وہ آیات جن میں آپؐ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک مرتبہ آپؐ کے ارشاد پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے سورۃ النساء پڑھ کر سنانی شروع کی اور پڑھتے پڑھتے اِس آیت پر پہنچے کہ یعنی اُس وقت کیا حال ہو گا، جب ہم ہر قوم میں سے اُس کے نبی کو اُس کی قوم کے

سامنے کھڑا کر کے اُس قوم کا حساب لیں گے اور تجھ کو بھی تیری قوم کے سامنے کھڑا کر کے اِس کا حساب لیں گے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بس کرو، بس کرو۔ صحابیؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی دونوں آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بہ رہے تھے۔ اتنی خشیت آپؐ پر طاری ہو گئی اور اس وقت یقیناً آپؐ کو قوم کی بھی فکر ہو گی کہ میری قوم کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنے اور پھر مجھے اِن کے خلاف گواہی دینی پڑے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ نماز کی پابندی دیکھ لیں! اِس کا آپؐ کو اتنا خیال تھا کہ سخت بیماری کی حالت میں بھی، آخری دنوں میں جب نماز لیٹ کے پڑھ لینے کی اجازت ہوتی ہے، تاریخ میں آتا ہے کہ آپؐ لوگوں کا سہارا لے کر مسجد کی طرف گئے۔ اِسی طرح آپؐ تکلّف کی عبادت بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ باوجود اتنی عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کے آپؐ کہتے تھے کہ تکلّف نہیں ہونا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اُتنی دیر عبادت کیا کرے کہ جب تک اُس کے دل میں بشاشت رہے، جب وہ تھک جائے تو بیٹھ جائے، تکلّف والی عبادت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آجکل کے لوگوں کے لیے یہ بھی بتا دوں کہ اِس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ تکلیف میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے، اِس لیے جلدی جلدی نماز پڑھو اور ایک فرض ہے، ادا کرو، گلے سے اُتارو۔ کئی دفعہ مجھے یہاں بھی لوگ سوال پوچھ لیتے ہیں کہ نماز کس طرح پڑھنی چاہیے؟ تو نماز اِسی طرح پڑھنی چاہیے کہ اسے سنوار کر پڑھو۔

خدا تعالیٰ کے حضور انکساری کی یہ حد تھی کہ جب لوگوں نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ تو اپنے عمل کے زور سے خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر لیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سند عطا فرما دی ہے اور آپؐ کے اُسوہ کو مسلمانوں کیلئے عمل کا ایک معیار قرار دیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ نہیں نہیں! میں بھی خدا کے احسان سے ہی بخشا جاؤں گا۔ پھر آپؐ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے کاموں میں نیکی اختیار کرو اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کرو اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی موت کی خواہش نہ کیا کرے۔ اگر وہ نیک ہے، تو زندہ رہ کر اپنی نیکیوں میں اور بھی بڑھ جائے گا اور اگر بد ہے، تو زندہ رہ کر اُسے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق ملے گی۔ یہ ایک بہت اہم نصیحت ہے، جسے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کبھی موت کی تمنّا نہیں کرنی چاہیے۔

آپؐ کے اعمال کے بارے میں حضرت عائشہؓ ایک جگہ فرماتی ہیں کہ زندگی میں کبھی کوئی ایسا موقع نہیں آیا کہ رسول اللہؐ کے سامنے دو راستے کھلے ہوں اور آپؐ نے اِن دونوں راستوں میں سے آسان راستہ اختیار نہ کیا ہو، بشرطیکہ آسان راستہ اختیار کرنے میں کوئی گناہ کا شائبہ نہ پایا جائے۔

بنی نوع انسان سے معاملات کا جہاں تک تعلق ہے، اِس میں اپنے گھر سے شروع کرتے ہیں، آپؐ کا بیویوں کے حق میں کیسا معاملہ ہوا کرتا تھا؟ بہت مشفقانہ اور عادلانہ معاملہ ہوتا تھا۔ اگر آجکل کے لوگ بھی اِس کو سمجھ لیں، توگھروں کے بہت سارے جھگڑے اور فساد دُور ہو جائیں۔

آپؐ کے تحمّل کا یہ عالم تھا کہ جب خدا تعالیٰ نے آپؐ کو بادشاہت عطا فرما دی، تب بھی آپؐ ہر ایک کی بات سنتے تھے، اگر کوئی سختی بھی کرتا تو آپؐ خاموش ہو جاتے تھے۔ بعض دفعہ لوگ آپؐ کا راستہ روک کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کر دیتے، اُس وقت تک آپؐ کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اپنی بات ختم نہیں کر لیتے تھے۔ پھر آپؐ آگے چل پڑتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ اور بہت ساری باتیں ہیں، آنحضرتؐ کی سیرت کی، آپؐ کے انصاف، جذبات کے احترام، غرباء کا خیال رکھنے کے بارے میں، جو ہمارے لیے ایک اُسوہ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم آپؐ کے اُسوہ پر عمل کرتے ہوئے حقیقی مسلمان بننے کی کوشش کریں اور آپؐ کے اِس پیغام کو دنیا میں پہنچانے والے بھی ہوں، تاکہ دنیا کو بھی آپؐ کے جھنڈے تلے لانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

آخر پر حضورِ انور نے مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کا جنازہ حاضر اور مکرم سیگھا جالو صاحب نائب صدر ریجن سیگومالی کا جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔